کارروائی اجلاس مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ یکم ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق جنوری ۲۰۰۲ء بروز بدھ، ۱۱ بجے دن

بمقام مرکزی دفتر ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' گارڈن ٹاؤن ملتان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس یکم ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۶ جنوری ۲۰۰۲ء بروز بدھ صبح گیارہ بجے مرکزی دفتر ''وفاق'' گارڈن ٹاؤن ملتان میں صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا، اس اجلاس میں مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ ملک کی بعض دیگر اہم شخصیات نے بھی خصوصی دعوت پر شرکت فرمائی۔ شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان (صدر)	مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	نائب مہتمم دار العلوم کراچی
۳۔ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ)	مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان
۴۔ حضرت مولانا انوار الحق (ناظم)	نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (سرحد)
۵۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب اسکندر	مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی
۶۔ حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف کلاچوی صاحب	مرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
۷۔ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب	مہتمم جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی بہاولپور
۸۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب	شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا
۹۔ حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب	مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی
۱۰۔ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب	مہتمم جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور
۱۱۔ حضرت مولانا محمد انور صاحب	مہتمم دار العلوم کبیر والا
۱۲۔ حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب	نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۳۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب	مہتمم مدرسہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور مظفر گڑھ
۱۴۔ حضرت مولانا قاضی عبد الرشید صاحب	مہتمم دار العلوم فاروقیہ، قائد اعظم کالونی راولپنڈی
۱۵۔ حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب	مہتمم المرکز الاسلامی بنوں (سرحد)
۱۶۔ حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب	مہتمم جامعہ تحفیظ القرآن مردان (سرحد)
۱۷۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب	مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن، ترنگڑی پائیں مانسہرہ
۱۸۔ حضرت مولانا عبد الغفور قاسمی صاحب	مہتمم دار الفیوض ہاشمیہ سجاول
۱۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد خالد صاحب	مہتمم دار العلوم الاسلامیہ ہالہ، حیدر آباد (سندھ)
۲۰۔ حضرت مولانا میر حسن صاحب	مہتمم جامعہ مصباح العلوم وارہ، لاڑکانہ
۲۱۔ حضرت مولانا محمد اکمل بن عبد الغنی صاحب	مہتمم دار العلوم، نواب شاہ (سندھ)

۲۲۔ حضرت مولانا محمود الحسن اشرف صاحب	مہتمم مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر دو میل، مظفر آباد (آزاد کشمیر)
۲۳۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب	مفتی و ناظم اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ، خان پور
۲۴۔ حضرت مولانا محمد اکرم کاشمیری صاحب	ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور
۲۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب	مہتمم جامعہ قادریہ بھکر و امیر جمعیت علمائے اسلام پنجاب
۲۶۔ حضرت مولانا معین الدین عفااللہ عنہ	مہتمم دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم، ضلع مردان
۲۷۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب	مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی
۲۸۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب	مہتمم مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یار خان (مرکزی ناظم جمعیت علمائے اسلام پاکستان)
۲۹۔ حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی صاحب	مدرسہ معارف القرآن اسلام آباد
۳۰۔ حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب	مہتمم جامعہ محمدیہ، اسلام آباد
۳۱۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب	مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم محمودیہ ضلع لیہ، دھوری آڑ
۳۲۔ حضرت مولانا محمد ازہر صاحب	مدیر ماہنامہ "الخیر" جامعہ خیر المدارس ملتان
۳۳۔ حضرت مولانا قاری مہر اللہ صاحب	جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن، سرکی روڈ کوئٹہ
۳۴۔ حضرت مولانا ارشد عبید صاحب	ناظم جامعہ اشرفیہ لاہور
۳۵۔ حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی صاحب	جامعہ مالکیہ خانیوال

اجلاس کا آغاز مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب (راولپنڈی) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدھم نے شرکاء اجلاس سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے اجلاس میں ارکان مجلس عاملہ کے علاوہ ملک کی اہم دینی شخصیات تشریف فرما ہیں۔ میں مجلس عاملہ کے ارکان سمیت تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جو مختصر وقت میں ہماری درخواست پر تشریف لائے۔ مولانا نے فرمایا کہ آج کا ایجنڈا مدارس دینیہ کے بارے میں حکومت کی تازہ پالیسی کا جائزہ لینا اور مستقبل کے لیے لائحہ عمل کا تعین ہے۔ تاہم مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کے جائزہ کے لیے چند مبادی بطور اجمال آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

چند ماہ قبل حکومت نے ماڈل دینی مدارس آرڈیننس جاری کیا تھا اور ماڈل مدارس بنانے کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ یکم محرم الحرام ۱۴۲۳ھ تک وفاقی دارالحکومت کے علاوہ صوبائی دارالحکومتوں اور بعض دیگر شہروں میں ماڈل دینی مدارس بنانے کا باضابطہ اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ جب یہ آرڈیننس آیا تو وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے مدارس دینیہ کے نمائندہ حضرات کا اجلاس بلایا، جس میں پانچوں وفاقوں کی نمائندہ تنظیم "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ" کے وفد نے شرکت کی۔ اس وفد نے متفقہ طور پر تحریراً یہ فیصلہ دیا کہ ہم ماڈل دینی مدارس کے منصوبہ میں فریق یا معاون نہیں بنیں گے۔ یہ منصوبہ مدارس دینیہ کی خود مختار اور آزاد حیثیت کو ختم کرنے اور انہیں سرکاری اداروں میں تبدیل کرنے کی کڑی ہے۔ لیکن حکومت نے آرڈیننس جاری کر دیا۔ اتحاد کا دوبارہ اجلاس ہوا اور پہلے ہی فیصلے کو برقرار رکھا گیا۔ "وفاق" کی مجلس عاملہ نے بھی "اتحاد" کے فیصلے کی توثیق کی۔ "اتحاد" نے یہ بھی طے کیا کہ آئندہ کسی حکومتی اجلاس میں مشاورت کے بغیر شرکت نہیں کریں گے۔ اس دوران اخبارات میں اور میڈیا پر مدارس دینیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کی مہم چلائی گئی۔

۶ دسمبر ۲۰۰۱ء، ۲۰ رمضان ۱۴۲۲ھ کو تمام وفاقوں کا مشترکہ اجلاس ہوا، جس میں تمام حکومتی الزامات کے مثبت جوابات دینے کے علاوہ یہ اعلان کیا گیا کہ مدارس دینیہ کی آزادی ہر صورت میں برقرار رکھی جائے گی۔ اس کے علاوہ مرکزی اور صوبائی دارالحکومتوں میں عظمت مدارس دینیہ کے اجتماعات کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔ اس کے بعد حکومت نے مذاکرات کی دعوت دی۔ ہم نے غور و خوض کے بعد ذہن سازی

کی نیت سے دعوت قبول کی۔ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۱ء کو محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب، وزیر مذہبی امور سے میٹنگ ہوئی۔ انھوں نے اجلاس میں دو مسئلوں پر بات کی: (۱) مدارس کی رجسٹریشن، (۲) فرقہ وارانہ دہشت گردی۔ ہم نے اس سلسلہ میں مدارس دینیہ کا موقف تفصیل کے ساتھ اُن کے سامنے رکھا۔

۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو صدر پاکستان نے اجلاس بلایا۔ اس میں حضرت صدر الوفاق، مولانا مفتی محمد رفیع صاحب، مولانا حسن جان صاحب، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اور مولانا نذیر احمد صاحب بھی شریک تھے۔ طے یہ ہوا کہ نمائندگی مولانا منیب الرحمٰن صاحب اور احقر کریں گے۔

اس اجلاس میں صدر پاکستان نے کہا کہ میں نے عالمی سطح پر مدارس دینیہ کی خدمات کو ہمیشہ اجاگر کیا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور رجسٹریشن کی بات کی۔

فرقہ وارانہ دہشت گردی کے متعلق ہم نے کہا کہ مدارس دینیہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں، نہ مدارس میں فرقہ واریت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ دہشت گردی کرنے والے مدارس کا تعین فرمائیں، ہم خود ان کا الحاق ختم کردیں گے اور ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ نصاب تعلیم کے بارے میں ہم نے کہا کہ یہ تمام نصاب حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ اگر یہ نامکمل تھے تو حکومت نے منظور کیوں کیے؟ ان کے خلاف بات کرنا خود حکومت کے خلاف بات کرنا ہے۔

فرقہ وارانہ تعلیم کے بارے میں، میں نے کہا کہ سولہ سالہ نصاب میں ایک بھی کتاب فرقہ وارانہ نہیں۔ آپ اپنے اسکول کالجوں کی طرف توجہ فرمائیں، ہمارے اوپر کوئی چیز مسلط نہ فرمائیں۔

رجسٹریشن کے بارے میں کہا کہ ہمیں رجسٹریشن سے انکار نہیں، پہلے بھی ۱۹۹۴ء سے یہ پابندی ہے۔ البتہ مساجد سے یہ پابندی خود حکومت نے اُٹھائی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مدارس سے بھی یہ پابندی اٹھائی جائے اور نئے قوانین کی بجائے سوسائٹی ایکٹ کے تحت تمام مدارس رجسٹرڈ کیے جائیں۔ اس ایکٹ کے تحت دستور، ارکان کے نام، اغراض و مقاصد اور آڈٹ کا ہونا ضروری ہے۔ آپ اس قانون کو بحال کریں تو آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

چوتھا مسئلہ غیر ملکی طلباء کا تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم اُن کے قانونی داخلہ کے قائل ہیں، البتہ آپ ان کے لیے ویزے میں سہولت پیدا کریں، کیونکہ بیرونی حکومتیں تعلیمی ویزے نہیں دیتیں۔ ہم نے کہا آپ اس کے لیے نظام کو آسان بنائیں۔ بہت سے افراد تبلیغی جماعت کے ساتھ آتے ہیں، پھر وہ دین کے شوق میں پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ دوسرے ممالک بھی وزٹ ویزے پر تعلیمی ویزہ دے دیتے ہیں۔ اس پر صدر پاکستان نے کہا کہ اس سے مجھے اتفاق ہے، البتہ اس ملک کا سفارت خانہ N.O.C دے دے۔

ہم نے یہ بھی کہا کہ ماڈل مدارس میں آپ نے ان کا دائرہ کار آزاد مدارس کے لیے نہیں رکھا تھا۔ مگر پھر مطلق مدارس کی بات کی۔ اس سلسلہ میں مزید بات چیت کے لیے مولانا منیب الرحمٰن صاحب جسٹس امجد علی صاحب اور احقر پر مشتمل ایک کمیٹی تجویز کی گئی۔

رات کو تمام وفاقوں کے مشترکہ اجلاس میں ہم نے کارگزاری پیش کی کہ صدر پاکستان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم مدارس کے نظام میں مداخلت نہیں کریں گے، مدارس آزاد رہیں گے۔ عصری علوم کے لیے ہم جبر نہیں کریں گے۔ تحتانی اسناد کے بارے میں غور کا وعدہ کیا۔ جن مدارس کے بارے میں بعض منفی رپورٹیں تھیں، ان کی از سر نو تفتیش کا وعدہ کیا۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا کہ ان یقین دہانیوں کے پیش نظر فی الحال ''عظمت مدارس دینیہ کنونشنز'' ملتوی کردیئے جائیں، لیکن سر دست لاہور کے کنونشن کے التواء کا اعلان کیا جائے۔ واپسی پر گورنر پنجاب کا پیغام پہنچا کہ میں ''اتحاد'' کے نمائندوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے بھی وہی باتیں کیں جو صدر پاکستان نے کی تھیں۔

۳۰ دسمبر ۲۰۰۱ء کو ہم نے پریس کانفرنس میں تمام تفصیلات بیان کیں۔

خلاصہ یہ کہ ان تمام ملاقاتوں کے بعد فیصلہ یہ کیا گیا کہ موقف مضبوط رکھا جائے گا، لیکن حتی الامکان افہام و تفہیم سے کام لیا جائے۔

صدارتی تقریر میں دینی مدارس کے بارے میں صدر پاکستان کا مثبت لب ولہجہ انہی ملاقاتوں کا نتیجہ ہے۔ البتہ ہمارے ساتھ ملاقات میں انھوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ہم اپنا نصاب مسلّط نہیں کریں گے، لیکن تقریر میں انھوں نے کہا کہ سال کے آخر تک تمام مدارس نئے مضامین کو شامل کریں۔ اسی طرح رجسٹریشن کے سلسلہ میں انھوں نے سوسائٹی ایکٹ کو بحال نہیں کیا۔ مدارس دینیہ پر سرکاری تعلیمی اداروں کے ضابطے لاگو کرنے کا اعلان کیا۔ ہماری معلومات کے مطابق حکومت ایک بورڈ بنانا چاہتی ہے، اس میں اکثریت علماء کی ہوگی اور اس بورڈ سے تمام مدارس کا الحاق ضروری ہوگا۔ ان تمام حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے آپ حضرات اپنے مشوروں سے نوازیں اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے فرمادیں۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کے اس خطاب کے بعد شرکاء اجلاس نے اظہار خیال فرمایا۔

مولانا عبدالمجید صاحب (باب العلوم کہروڑپکا) نے فرمایا کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مدارس کا دہشت گردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، لیکن بعض مدارس کو سیل کیا جارہا ہے۔

مولانا محمد حنیف صاحب: دائرہ دین پناہ میں مدرسہ حسینیہ کے ایک کمرے کو سیل کیا گیا، اس سلسلہ میں متعلقہ حکام سے رابطہ کیا جارہا ہے۔

حضرت صدرالوفاق: جس تفصیل کے ساتھ مولانا حنیف صاحب نے حالات بیان کیے اس کے بعد مزید تفصیل کی ضرورت نہیں۔ مسائل بہت ہیں۔ لیکن ہمارا کام مدارس کی خدمت ہے۔ موضوع گفتگو یہی رہنا چاہیے۔ تجاویز کا اعادہ نہ فرمایا جائے۔ دونوں جمعیتوں کے نمائندے موجود ہیں، بہتر ہوگا کہ وہ بھی اپنا نقطہ نظر بیان فرمادیں۔ مدارس کے تحفظ و آزادی کے لیے بہت ہی سنجیدگی سے فکر کی ضرورت ہے۔ اصحاب بصیرت موجود ہیں، جذبات سے معّرٰی ہوکر انجام پر نظر رکھتے ہوئے مشورے عطا فرمائیں۔ ہمیں اپنے اتحاد کا بھی مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ حکومتی منصوبے کامیاب نہیں ہوں گے۔

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی: مولانا حنیف صاحب نے جس تفصیل کے ساتھ واقعات کا احاطہ کیا، خود میرے لیے اس میں بعض باتیں نئی تھیں۔ اس سے حال و مستقبل کے خدشات واضح ہوئے۔ خوشی ہوئی کہ سب حضرات نے اتفاق کے ساتھ صحیح راستہ اختیار کیا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ صدر پاکستان نے جو یقین دہانیاں کرائی تھیں اور جو تقریر کی ہے، ان میں کیا فرق ہے؟ اسی طرز عمل کو مزید جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی آرڈیننس سے پہلے مجوزہ کمیٹی مدارس کی نمائندگی کرتے ہوئے ارباب حکومت کو اصل حقائق سے باخبر کرے۔

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب (جمعیۃ علماء اسلام) نے کہا کہ وفاق نے اب تک جو کام کیا ہے ہم اس پر مطمئن ہیں۔ حکومت کے ساتھ محاذ آرائی نہیں ہونی چاہیے۔ وفاق کو ہمارے کسی قسم کے تعاون کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں، یہ ہمارا فرض ہے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب (بھکر) نے کہا جمعیۃ علماء اسلام (ف) کی سوچ وفاق سے مختلف نہیں۔ ہمارا رابطہ وفاق سے واضح ہے۔

مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے کہا کہ صدر پاکستان کی تقریر سے جو تاثر ملتا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کے ارادے مدارس کے بارے میں ٹھیک نہیں۔ صدر پاکستان نے زبردست یقین دہانیاں کرائیں لیکن اس کے باوجود حکومت کا رویہ سخت ہوتا جارہا ہے۔ ہم سے افغانی طلباء کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔

اس پر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ اس سال افغانی طلباء کے بارے میں کافی بحث و تمحیص کے بعد وفاق نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کے تعلیمی داخلے کا مسئلہ ہر مدرسے کے حالات پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ اپنے حالات کو پیش نظر رکھ کر داخلہ دے یا نہ دے۔

قاضی عبدالرشید صاحب (دارالعلوم راولپنڈی) نے کہا کہ حکومت کے عزائم واضح ہیں۔ مدارس کو کمزور کرنا ان کا ہدف ہے،

لیکن تصادم اختیار نہ کیا جائے، نہ ہی بالکل پسپائی اختیار کی جائے۔ مگر یہ واضح کر دیا جائے کہ ہم حکومتی مداخلت کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ عظمت مدارس دینیہ کنونشنز ضرور منعقد کیے جائیں۔ ملکی سطح پر عوام کی ذہن سازی کی جائے۔

حافظ حسین احمد صاحب (مردان) نے کہا افغان طلباء کے لیے میری تجویز یہ ہے کہ وفاق یہ اعلان کرے کہ کوئی مدرسہ قانونی دستاویزات کے بغیر غیر ملکی طلبہ کو داخلہ نہ دے۔

مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی (جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ) نے کہا کہ ہمیں معتدل سیاست دانوں اور تاجروں کو اپنے ساتھ ملانا چاہیے۔ گو جلوسوں اور ہڑتالوں کا وقت نہیں، مگر دوسرے ذرائع بھی ترک نہ کیے جائیں۔ عدالت کی طرف رجوع کیا جائے۔ وکلاء سے مشورہ کیا جائے۔

سید نصیب علی شاہ صاحب (بنوں) نے کہا کہ یہ سب کچھ امریکی دباؤ کا نتیجہ ہے، البتہ مختلف تنظیموں کے دفاتر مدارس میں نہیں ہونے چاہئیں۔

مولانا محمد یوسف صاحب (رحیم یار خان) نے تجویز پیش کی کہ حکومت کے مجوزہ آرڈیننس کو طول دینے کی کوشش کی جائے۔ جہاں کوئی مسئلہ ہو تمام حضرات مل کر دفاع کریں، رجسٹریشن اور جدید نصاب کی اصلاح کی جائے۔ کمپیوٹر اور ہدایا حکومت سے وصول نہ کیے جائیں۔ حکومت مدارس سے کوائف طلب کر رہی ہے، اس سلسلہ میں وفاق کی پالیسی واضح ہونی چاہیے۔

مولانا قاری محمد حنیف صاحب: ہم نے وفاق کا ترجمان رسالہ جاری کیا ہے۔ سات ہزار مدارس میں وہ رسالہ جاتا ہے، لیکن حضرات اُسے پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں فرماتے۔ اس میں پالیسی کی وضاحت اور دیگر تفصیلات موجود ہیں۔

قاضی محمود الحسن صاحب نے کہا حکومتی زعماء دینی مدارس کے کردار سے بے خبر ہیں۔ ہر علاقے میں دینی مدارس کے پروگراموں میں انتظامیہ کو مدعو کیا جانا چاہیے۔

مولانا مہر اللہ صاحب (کوئٹہ) نے کہا کہ فرقہ وارانہ معاملات میں مدارس کو ملوث کر کے اُس کے کردار کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ وفاق کو ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ اس پر مدارس کے اعتماد میں اضافہ ہو۔ وفاقوں کا اتحاد بجا ہے، لیکن کیا آپ اپنے اتحاد کے لیے بھی کچھ کر رہے ہیں؟ اس اجلاس کے لیے مجھ سے رابطہ نہیں کیا گیا۔ میں بڑی مشقت سے یہاں پہنچا ہوں۔

مولانا محمد حنیف صاحب: ہم اجلاس کے سلسلہ میں فوری رابطہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات حضرات سفر پر ہوتے ہیں۔ مولانا مہر اللہ صاحب سے ہم نے رابطہ کی پوری کوشش کی تھی، لیکن کبھی کبھی مشکلات پیش آجاتی ہیں۔

ان تمام حضرات کے اظہار خیال کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ تمام کارروائی کی ترتیب و تلخیص کے لیے دو کمیٹیاں تشکیل دے دی جائیں، جن میں سے ایک کمیٹی صدر پاکستان کی تقریر پر وفاق کا موقف اور ردعمل اس اجلاس کی روشنی میں مرتب کرے اور دوسری کمیٹی وفاق کے مقاصد و مطالبات اور اس اجلاس کے فیصلوں اور قراردادوں کو ترتیب دے۔

متفقہ اعلامیہ کے لیے بالاتفاق شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا نام نامی تجویز کیا گیا، جبکہ قراردادیں اور فیصلے مرتب کرنے کا کام حضرت مولانا محمد اکرم کاشمیری مدیر "الحسن" لاہور اور مولانا محمد ازہر مدیر "الخیر" ملتان کے سپرد کیا گیا۔ ان مرتبہ قراردادوں اور فیصلوں پر نظر ثانی کے لیے مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، مولانا فضل الرحیم صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب کے نام تجویز فرمائے گئے۔

وقفہ طعام اور نماز ظہر کے بعد اجلاس کی دوسری نشست کا آغاز مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مجلس عاملہ کے متفقہ فیصلے

پہلی نشست میں پیش کی گئی تجاویز کی روشنی میں جو فیصلے ہوئے اُن کا اعلان مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ "وفاق" نے کیا جو درج ذیل ہیں:

۱۔ فیصلہ کیا گیا کہ صدر پاکستان سے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے ذمہ داران کی ملاقات کے دوران تین افراد، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب اور جناب جسٹس (ر) امجد پر مشتمل جو کمیٹی تجویز کی گئی تھی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اس کو فوری طور پر تشکیل دے کر اسے موثر بنائے اور دینی مدارس سے متعلق تمام امور اس کی مدد اور مشاورت سے انجام دیئے جائیں۔

۲۔ تمام دینی مدارس یکسوئی کے ساتھ اپنی خدمات کو تعلیم و تدریس تک محدود رکھیں۔

۳۔ حسب سابق کسی بھی غیر ملکی طالب علم کو قانونی دستاویزات کے بغیر کسی مدرسہ میں داخلہ نہ دیا جائے۔

۴۔ حکومت کے ساتھ جملہ معاملات طے کرنے میں جرأت مندانہ حکمت عملی سے کام لیا جائے۔

۵۔ دینی مدارس کے خلاف ذرائع ابلاغ کے منفی پروپیگنڈے کا سدباب کرنے کے لیے اخبارات میں وفاق کی جانب سے تفصیلی اور مدلل اشتہارات دیئے جائیں۔

۶۔ حکومت کی جانب سے جو ضروری معلومات طلب کی جائیں وہ مہیا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ وفاق کی پالیسی کی پابندی کی جائے گی۔

۷۔ وفاق المدارس سے ملحق مدارس اور مرکزی دفتر کو باہم موثر رابطہ رکھنا چاہیے۔

۸۔ دینی مدارس کے معاملے میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی ایسا قدم نہ اُٹھایا جائے جس سے مدارس کا مستقبل کسی خطرے کا شکار ہو جائے یا کوئی نقصان اُٹھانا پڑے۔

۹۔ مدیران، کالم نویس حضرات اور ذمہ داران جرائد کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا جائے اور ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا جائے۔

۱۰۔ مدارس دینیہ کی قومی، ملی اور دینی خدمات کے حوالے سے رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لیے "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ" سے گزارش کی جاتی ہے کہ تحفظ و عظمت مدارس دینیہ کنونشنز کے انعقاد کا جو فیصلہ کیا گیا تھا، نئی تاریخوں کے ساتھ وہ کنونشنز منعقد کیے جائیں۔

۱۱۔ حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مدارس دینیہ کی نئی رجسٹریشن کی بجائے رجسٹریشن کے سابقہ طریق کار ۱۸۶۰ء سوسائٹی ایکٹ کے تحت بحال کرے۔

۱۲۔ وفاق المدارس مدارس دینیہ میں رائج نصاب کی روح کے خلاف کسی بھی اضافے کو مسترد کرتا ہے، تاہم ضرورت کے مطابق عصری تعلیم کے مضامین وفاق کے نصاب میں پہلے سے شامل ہیں اور وقتی ضرورت کے مطابق مزید اضافہ بھی ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ وفاق کے ذریعے ہو، بیرونی طور پر مسلط نہ کیا جائے۔

۱۳۔ کسی مدرسے کے خلاف مقامی انتظامیہ کوئی کارروائی کرے تو وفاق سے ملحق تمام علاقائی مدارس اس کا فوری نوٹس لیں اور متاثرہ مدرسہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں، نیز مرکزی دفتر سے بھی رابطہ رکھیں۔

بعد ازاں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا مرتبہ مشترکہ اعلامیہ پڑھ کر سنایا، جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا ہے۔ مشترکہ اعلامیہ اس شمارے کے صفحہ ۵۶ پر درج کر دیا گیا ہے۔ نماز عصر کے وقت مجلس عاملہ کے اجلاس کی یہ دوسری نشست دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(مولانا) محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)